مذہب میں نافذ نہیں ہوگی جب تک وہ قریب البلوغ نہ ہو۔

(۵) جو قرآن مجید پڑھ کر ثواب مردے کو بخشے، وہ خلوص کے ساتھ اور بلا معاوضہ پڑھا جائے۔

(۶) اپنی طرف سے کسی خاص دن، تاریخ اور کیفیت کی تعیین نہ کی جائے، نہ کھانے کی کوئی قسم متعین ہو۔

(۷) صدقہ وخیرات کا کھانا صرف ''فقراء ومساکین'' کو کھلایا جائے۔ اپنی برادری اور دولت مند لوگوں کو نہ کھلایا جائے۔☆

☆عبداللہ بن عمروؓ کا بیان ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: **أي الاسلام خير ؟** ''اسلام کا کون سا عمل بہتر ہے؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (**تطعم الطعام وتقرأ السلام على من عرفت ومن لم تعرف**) ''تو کھانا کھلائے اور سلام کرے جان پہچان والے کو بھی، انجان کو بھی۔'' [**بخاری، الایمان، باب ٦، ح:١٢، باب ٢٠ ح:٢٨، مسلم، ایمان ح:٦٣**]

حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بیشک جنت میں ایسے بالا خانے ہیں جن کا بیرونی جانب اندر سے اور اندرونی جانب باہر سے نظر آتا ہے۔'' ایک دیہاتی نے پوچھا: ''اے اللہ کے رسول (ﷺ)! یہ کن لوگوں کے لیے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (**لمن أطاب الكلام وأطعم الطعام وأدام الصيام وصلى لله بالليل والناس نيام**) ''ان کے لیے ہیں جو عمدہ بات کریں، کھانا کھلائیں، بکثرت روزے رکھیں اور رات کو خلوص نیت سے نماز پڑھیں جبکہ عام لوگ سو رہے ہوں۔'' [**الترمذی، البر باب ٥٣ ح:١٩٨٤، ح:٢٥٢٧، ٥٨١/٤ وحسنه الالبانی ٣١١/٤**]

ان احادیث میں (**اطعام الطعام**) کا **مفعول به** حذف کیا گیا ہے، تاکہ ''عموم'' پر دلالت کرے۔ پھر یقیناً یہ کھانا زکاۃ یا فطرانے جیسے صدقے سے بنانا جائز نہیں (جو امیروں پر حرام ہے۔) ہاں مادہ پرستی کے اس دور میں چن چن کر امیروں کو دعوت دی جاتی ہے اور غریبوں کو نظر انداز کیا جاتا ہے، جو کہ نگاہ رسالت مآب میں **''بدترین''** کھانا ہے۔

ابو ہریرہ ؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (**شر الطعام طعام الوليمة، يدعىٰ لها الأغنياء ويترك الفقراء**) ''ولیمہ کی دعوت بدترین کھانا ہے، جس کے لیے غریبوں کو چھوڑ کر صرف مال داروں کو دعوت دی جاتی ہے۔'' [**البخاری، النكاح، باب ٧٢، باب من ترك الدعوة ح:٥١٧٧، مسلم، النكاح ح:١٠٧**]

پس **إطعامُ الطعام** یعنی **''کھانا کھلانا''** بذات خود ایک کار ثواب ہے، اگرچہ کھانے میں دولت مند بھی شریک ہوں۔ نیز رشتہ داروں کو کھلانے میں صلہ رحمی بھی ہے، پڑسیوں اور دوست احباب کے بھی حقوق ہوتے ہیں۔ **واللہ اعلم**